ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو   چمنِ دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو   بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں، دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے   بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر مراقش کے بیابان میں ہے   اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنالك ذكرك دیکھے

مردمِ چشمِ زمیں، یعنی وہ کالی دنیا   وہ تمہارے شہدا پالنے والی دنیا
گرمیِ مہر کی پروردہ ھلالی دنیا   عشق والے جسے کہتے ہیں بلالی دنیا

تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کی طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تری   مرے درویش، خلافت ہے جہانگیر تری
ماسوا اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری   تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(ڈاکٹر علامہ اقبال)